تسہیلُ الزیارۃ

حضرت مولانا محمّد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

www.idauk.org

تفصیلات

کتاب کا نام	:	تسہیل الزیارۃ
افادات	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
ناشر	:	اسلامک دعوہ اکیڈمی لیسٹر، یو کے
ای میل	:	info@idauk.org

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

تقریظ: حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم ۵
تقریظ: حضرت مفتی محمد طاہر صاحب غازی آبادی دامت برکاتہم ۶
تقریظ: حضرت مولانا احمد ٹنکاروی صاحب دامت برکاتہم ۸
زیارتِ مدینہ منوّرہ، مسجدِ نبوی اور روضۂ اقدس ۱۰
زیارت کب کی جائے؟ ۱۳
حج: ۱۳
عمرہ: ۱۳
زیارت کی نیت ۱۳
مدینہ منوّرہ کی جانب ۱۴
مدینہ منوّرہ جانے والوں سے ایک اہم گزارش ۱۵
مدنیہ منوّرہ میں داخلہ ۱۸
مدینہ منوّرہ میں ۱۹
مسجدِ نبوی میں ۲۰
روضۂ اقدس کی جانب ۲۳
سلام ۲۸
سلام کے بعد ۳۲
مسجدِ نبوی کے متبرّک ستون ۳۲
۱) الأُسْطُوَانَةُ الْمُخَلَّقَة ۳۳
۲) أُسْطُوَانَةُ عَائِشَة ۳۴

www.idauk.org

www.idauk.org

۳) أُسْطُوَانَةُ التَّوْبَة ۳۴

۴) أُسْطُوَانَةُ السَّرِيْر ۳۵

۵) أُسْطُوَانَةُ عَلِي ۳۶

۶) أُسْطُوَانَةُ الوُفُوْد ۳۶

۷) أُسْطُوَانَةُ التَّهَجُّد ۳۶

۸) أُسْطُوَانَةُ جِبْرَئِيْل ۳۶

عورتوں کے لئے خصوصی ہدایات ۳۷

مدینہ منوّرہ میں قیام ۳۹

مقاماتِ مقدّسہ ۴۰

جنّۃ البقیع ۴۰

جبلِ احد ۴۱

مسجد قباء ۴۱

مسجدِ قبلتین ۴۲

قیامِ مدینہ منوّرہ کے کچھ آداب ۴۳

الوداعی سلام ۴۴

www.idauk.org

تقریظ

حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم

مفتی واستاذِ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، یوپی، انڈیا

العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

احقر نے حج وعمرہ وزیارتِ مدینہ منورہ سے متعلق جناب والا کے تین رسالوں کا بغور مطالعہ کیا، الحمدللہ دل نشین اور آسان انداز میں مفید معلومات خوب صورتی اور سلیقہ سے جمع کی گئی ہیں، اور سبھی باتیں مستند اور معتبر ہیں۔ اِن رسائل میں اختصار بھی ہے اور بڑی حد تک جامعیت بھی ہے، عوام وخواص سبھی اِن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو بے حد قبول فرمائیں، اور زائرین حرم وحجاج و معتمرین کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین۔

آنجناب سے بھی اپنی مستجاب دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

خادم مدرسہ شاہی مرادآباد

۱۴۳۹/۱۱/۹ھ

۲۰۱۸/۷/۲۳ء

www.idauk.org

تقریظ

حضرت مفتی محمد طاہر صاحب غازی آبادی دامت برکاتہم

صدر مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یوپی، انڈیا

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ .أَمَّا بَعْدُ!

حج ان عبادات میں سے ہے کہ جن کی انجام دہی میں مال وجان کی عظیم قربانی پیش کرنا پڑتی ہے، نیز عموماً اس کا موقعہ بار بار نہیں ملتا، اس کا تقاضہ یہ ہے کہ اس عبادت کو پورے ذوق وشوق کے ساتھ صحیح نیت اور درست طریقہ سے انجام دیا جائے، تا کہ جو عظیم مشقت برداشت کی گئی ہے وہ بار آور ہو.......... مگر عمومی حالات یہ ہیں کہ ایک طرف لوگ بہت کوششوں اور دعاؤں کے بعد حج کی سعادت حاصل کر پاتے ہیں اور دوسری طرف حج کے اصول وآداب سے واقفیت نہ ہونے کی بناء پر ان کی جانی ومالی کوششوں کے ضیاع کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے وہ سب قبول کرلے گا'' جو ''عذر گناہ از بدتر گناہ'' کا مصداق ہے۔

شریعت میں عمل کی قبولیت کے لیے جیسے دلوں کا اخلاص شرط ہے ایسے ہی اس کی قبولیت (بلکہ ادائیگی) شریعت کے تعلیم فرمودہ طریقہ پر موقوف ہے، حدیثِ پاک میں وارد ہے: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. (متّفق عليه)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں (رنگ ونسل، امیری وغریبی، خاندان وعلاقہ) کی طرف نظر نہیں کرتے بلکہ ان کی نظر تمہارے دلوں (کے اخلاص) اور تمہارے اعمال (کے شریعت

کے مطابق ہونے) پر ہوتی ہے............لہذا کسی بھی عمل کو اداء کرتے وقت دل کے اخلاص کے ساتھ اس کی درست ادائیگی بھی نہایت ضروری ہے، اور حج میں مال وجان کی بڑی قربانی اور زندگی میں کبھی کبھار موقعہ میسر آنے کے پیش نظر اس کا خاص خیال ضروری ہے۔

اسی لئے علماء امت ہمیشہ حجاج کی رہنمائی کے لئے ہر زبان میں چھوٹے بڑے رسائل مرتب کرتے رہے ہیں جو ''ہر گلے وارنگ و بوئے دیگر است'' کا مصداق ہیں، محترم ومکرم حضرت الحاج مولانا محمد سلیم صاحب دھورات دامت برکاتہم بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی لیسٹر یوکے نے بھی اسی موضوع پر پیش نظر رسالہ **''تسہیل الزیارۃ''** ترتیب دیا ہے، جو اسم بامسمیٰ ہے، جیسا کہ مطالعہ سے ظاہر ہے، اس رسالہ میں حج کے ضروری مسائل واحکام نہایت سلیس اور شستہ زبان میں بیان کئے گئے ہیں اور تجربات ومشاہدات کی روشنی میں حاجی کی ''گھر سے گھر تک''، مکمل رہنمائی کی گئی ہے، کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں موصوف مدظلہ نے مسائل واحکام کی تفصیلات میں جانے سے گریز کرتے ہوئے ترتیب کے ساتھ حاجی کو صرف وہ بتلایا ہے جو اُسے کرنا ہے، اس لحاظ سے یہ رسالہ حجاج کیلئے بیش قیمت تحفہ اور حج کی ادائیگی کے لئے بہترین رہنما ہے۔

اللہ تعالی حضرت مدظلہ کے اس رسالہ کو قبول عام نصیب فرمائے اور اس کے فیض کو عام و تام فرمائے۔

العبد محمد طاہر عفا اللہ عنہ

مظاہر العلوم سہارنپور، یوپی، انڈیا

۱۰/ ۱۱/ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳/ ۷/ ۲۰۱۸ء

تقریظ

حضرت مولانا احمد ٹنکاروی صاحب دامت برکاتہم

استاذِ حدیث دار العلوم فلاحِ دارین، ترکیسر، گجرات، انڈیا

www.idauk.org www.idauk.org

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا

حج کیا ہے؟ حج عشق ومحبت کی داستان ہے۔ حج اللہ کے مقبول بندوں کی اداؤں، وفاؤں اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ اللہ کو اپنے مقبول بندوں کی ادائیں ایسی پسند آئیں کہ اس کی نقل اتارنا قیامت تک لازم کر دیا۔ ان اعمال کو حج وعمرہ کا جزء ورکن بنا دیا۔ اللہ کو جن بندوں سے محبت ہوتی ہے انہیں دوام ملتا ہے۔

مقاماتِ حج کیا ہیں؟ حرمین شریفین و مقامات حج کا ایک ایک ذرّہ قیمتی اور با برکت ہے۔ لیکن تین مقامات پر بندہ سیکنڈوں میں روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے (۱) بیت اللہ کی پہلی زیارت (۲) عرفات کا وقوف (۳) روضۂ اقدس کی حاضری۔ یہ مقامات تجلی گاہِ ربانی ہیں۔

مختصراً حج اور مقامات حج کا خمیر روحانیت اور محبت ہے۔ لہذا حج کی تعلیم وتربیت کے لئے کسی صاحبِ دل کی رہبری ورہنمائی ضروری ہے۔ ورنہ یہ جمالی عبادت بے کیف وسپاٹ نظر آئے گی۔ ان برگزیدہ بندوں میں سے ایک صاحبِ نسبت، عشق ومحبت سے سرشار، فنا فی اللہ و وفی ا اہل اللہ محبوب العلماء اور منظور الصلحاء، حضرت مولانا محمد سلیم صاحب کی ذاتِ گرامی ہے۔ جن کے پاس وادیٔ یورپ ہی نہیں بلکہ دیگر برّاعظم سے خدا کے متوالے خدا کی تلاش میں پہنچتے ہیں۔ سال بھر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خصوصاً ماہِ

مبارک میں یہ مجلسیں اپنے شباب پر ہوتی ہیں۔جن کا کیف دیدنی ہے۔

انہیں کا تسلسل حج وعمرہ کی عملی وتربیتی مشق ہے۔جو عازمینِ حج کے لئے کیمپ کی صورت میں منعقد ہوتی ہے۔جن کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔میں نے اکثر حصہ پڑھا۔اسے درست پایا۔یہ کتاب حضرت والا کی دیرینہ تجربات کا آئینہ دار ہے۔فقہی نقطۂ نظر سے بھی صحیح ہے۔انداز عام فہم و دل نشین ہے۔یہ مستقل تصنیف نہیں۔بلکہ مجلس ہے جو قلمبند کر کے امت کی نذر کیا جارہا ہے۔قوی امید ہے کہ یہ خضرِ راہ اور خاموش رہبر ثابت ہوگا۔اللہ پاک ہم سب کو قدردانی نصیب فرمائے۔حضرت والا کی عمر میں عافیت کے ساتھ برکت نصیب فرمائے آمین۔آپ امت کی مشترکہ میراث ہیں۔

www.idauk.org

میری تحریر یقیناً اس شعر کا مصداق ہے۔

مَا مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ مَدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٍ

والسلام مع الاحترام

طالبِ اصلاح ودعاء۔احمد ٹنکاروی عفی عنہ

www.idauk.org www.idauk.org

مدرس فلاح دارین ترکیسر

یکم شوال ۱۴۳۹ھ۔

نزیل فی لیسٹر یوکے۔

www.idauk.org

www.idauk.org

زیارتِ مدینہ منوّرہ، مسجدِ نبوی اور روضۂ اقدس

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي[1]

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

یہ اور اس جیسی اور حدیثوں کی بنا پر حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اکابرِ علماء محققین نے لکھا ہے کہ امت کے علماء کا اجماع ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ پاک کی زیارت ایک اہم ترین عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کے وسائل میں سے ایک بڑا اہم وسیلہ ہے۔

ایک مسلمان کے لئے یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ پاک پر حاضری کی سعادت ملے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرنے کا شرف حاصل ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ[2]

جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں خود اس کو سنتا ہوں۔

روضۂ اقدس کی زیارت اور مسجد نبوی میں حاضری مناسکِ حج میں سے نہیں ہے، اسی لئے اگر کوئی شخص حج یا عمرہ کرے اور مدینہ منوّرہ حاضر نہ ہو تب بھی اس کا عمرہ اور حج

[1] شعب الایمان للبیھقی کتاب الحج باب فضل الحج والعمرۃ (۴۱۵۹)

[2] شعب الایمان للبیھقی کتاب الایمان باب تعظیم النبي صلّی اللہ علیہ وسلّم (۱۵۸۳)

www.idauk.org

ہوجائے گا، مگر چونکہ ایک بہت اہم عبادت ہے اور اللہ جلّ جلالہ کے قرب کو حاصل کرنے کا بہت بڑا وسیلہ ہے، اس لئے عمرہ یا حج کرنے والا ہر مسلمان مدینہ منوّرہ حاضر ہوکر مسجدِ نبوی اور روضۂ اقدس کی زیارت سے ضرور مشرّف ہوتا ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اس محبّت کا تقاضا ہے جو ہر مؤمن کے دل میں ہوتی ہے۔

محمد کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

نماز اچھی روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی، حج اچھا
مگر میں باوجود ان کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجۂ طیبہ کی عزّت پے
خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

آپ ہی ہیں مقصود ہمارے
دل کے اجالے آنکھ کے تارے
آپ پے میری جان ہے قرباں
آپ ہیں مجھ کو جاں سے پیارے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

www.idauk.org

نبی کی عزّت وحرمت پہ مرنا عینِ ایماں ہے
سرِ مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عینِ ایماں ہے
ڈراتا ہے ہمیں دارورسن سے کیوں ارے ناداں
نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عینِ ایماں ہے

www.idauk.org www.idauk.org

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان کا تو ذکر کیا ہے عزیزانِ محترم
دونوں جہاں حضور پہ قربان کیجئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.idauk.org

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر ایک مؤمن کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا، اور سچی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہو؛ مکّہ مکرّمہ سے محبت ہو اس لئے کہ وہ آپ کی جائے ولادت ہے اور مدینہ منوّرہ سے محبت ہو اس لئے کہ وہ آپ کی جائے ہجرت اور آپ کی آخری آرام گاہ ہے، پھر مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کی ان تمام چیزوں سے بھی محبت ہے جن کا تعلق محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی بھی درجے میں ہو۔

www.idauk.org www.idauk.org

اَمُرُّ علی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی
اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَذَا الْجِدَارَ
وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ
وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

www.idauk.org

www.idauk.org

میں لیلیٰ کی گلی کوچے سے گزرتا ہوں تو کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی
اُس دیوار کو، در و دیوار کی محبّت نے میرے دل کو فریفتہ نہیں کیا ہے، بلکہ در
و دیوار میں رہنے والی کی محبّت نے میرے دل کو فریفتہ کر دیا ہے۔

زیارت کب کی جائے؟

زیارت حج سے پہلے بھی ہوسکتی ہے اور حج کے بعد بھی، البتہ مندرجہ ذیل ترتیب کے مطابق ہو تو بہتر ہے:

حج:

۱) اگر حج فرض ہے تو زیارت حج کے بعد کی جائے۔

۲) اگر نفل ہے تو اختیار ہے چاہے حج سے پہلے کرلیں یا حج کے بعد۔

۳) اگر مکّہ مکرّمہ جاتے ہوئے مدینہ منوّرہ راستے میں پڑتا ہے تو ہر صورت میں زیارت کر کے ہی مکّہ مکرّمہ جائیں چاہے حج فرض ہو یا نفل۔

عمرہ:

اگر صرف عمرے کے ارادے سے نکلے ہیں تو زیارت کے سلسلے میں اختیار ہے، چاہے عمرہ سے پہلے کرلیں یا بعد میں۔

زیارت کی نیت

حضراتِ ائمۂ اربعہ: امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدینہ منوّرہ کے سفر میں روضۂ اقدس کی زیارت

www.idauk.org

کرنا مستحب ہے۔اس لئے مدینہ منوّرہ جانے والے مسجدِ نبوی اور روضۂ اقدس دونوں کی زیارت کی نیت کریں۔

ہمارے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ایک دفعہ حضراتِ علماء آپس میں بحث کر رہے تھے کہ مدینہ منوّرہ جاتے ہوئے مسجدِ نبوی کی زیارت کی نیت کرنی چاہئے یا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضے کی؟ حضرت حاجی صاحب اس بحث کو سن رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ بھائی! یہ بتاؤ کہ مسجدِ نبوی کو جو فضیلت ہے وہ کس وجہ سے ہے؟ علماء نے بتایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے، تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ جن کی وجہ سے مسجدِ نبوی کو فضیلت حاصل ہے ان کی تو نیت نہ کی جائے اور اس چیز کی نیت کی جائے جس کو ان کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے! تو چونکہ مسجدِ نبوی کو جو فضیلت حاصل ہے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجودِ بابرکت ہی کی وجہ سے ہے، اس لئے مسجد کی زیارت کی بھی نیت کی جائے اور جن کی وجہ سے مسجد کو فضیلت حاصل ہے ان کے روضے کی بھی۔

www.idauk.org www.idauk.org

مدینہ منوّرہ کی جانب

(۱) اس مبارک سفر کو پوری محبت کے ساتھ اور پورے شوق کے ساتھ کیا جائے، یہ چونکہ عشق ومحبت کا سفر ہے اس لئے تمام آداب و مستحبات کا بھی خیال رکھا جائے۔

(۲) سفر کے دوران درود شریف کی کثرت کا خوب اہتمام ہو، درود شریف کا جو صیغہ پسند آئے اس کا ورد رکھیں، درودِ ابراہیمی جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں سب سے افضل ہے، لیکن درود شریف کے اور بھی مختصر صیغے ہیں جیسے، صَلّٰي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم، وَ صَلّٰي

اللّٰہُ عَلٰی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وغیرہ، بہتر یہ ہوگا کہ آپ ایک مقدار متعین کرلیں کہ مدینہ منوّرہ پہنچنے تک مجھے کم از کم اتنی مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔

(۳) سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنّتوں کو سیکھنے کا اوران پر عمل کرنے کا خاص اہتمام ہو، کوشش کریں کہ کوئی بھی سنّت چھوٹنے نہ پائے۔

(۴) میرے محبوب حضرت حاجی فاروق صاحبؒ فرماتے تھے کہ مدینہ منوّرہ جانے والے ہر شخص کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ سفر کے دوران ایک ہزار مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایصالِ ثواب کریں، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مدینہ منوّرہ پہنچنے سے پہلے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجّہ نصیب ہوگی۔

(۵) راستے میں سیرت کی کسی اچھی کتاب کو بھی مطالعہ میں رکھیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اور شوقِ زیارت میں اضافہ ہوگا، مدینہ منوّرہ کے قیام کے دوران بھی اس کا مطالعہ کرتے رہیں، اسی طرح فضائلِ حج میں زیارتِ مدینہ منوّرہ کا جو حصّہ ہے اس کا بھی غور سے مطالعہ کریں، اس سے عشق ومحبت اورآداب کی لائن سے بڑی رہنمائی ملے گی۔

درود شریف کا ورد کرتے ہوئے، سیرتِ پاک کے مطالعے میں مشغولی کے ساتھ سنّت کے اہتمام کے ساتھ اپنے دل میں مدینہ منوّرہ، مسجدِ نبوی اورآں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے شوق کو لئے ہوئے اس مبارک سفر کو طے کریں۔

www.idauk.org

مدینہ منوّرہ جانے والوں سے ایک اہم گزارش

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضری دینی ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے

کھڑے ہوکر سلام پیش کرنا ہے، تو یہ اچھا نہیں ہے کہ ہم سلام کے لئے اس حالت میں حاضری دیں کہ ہمارے چہرے پر ڈاڑھی نہ ہو، پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس سفر میں جانے سے پہلے ہر قسم کے گناہ سے توبہ کرلینی چاہیئے، اور ڈاڑھی کو منڈوانا یا ایک مشت سے کم کتروانا گناہ ہے، اس لئے سفر میں جانے سے پہلے اس گناہ سے توبہ کرلینی چاہیئے۔

دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰) انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام تشریف لائے، ان میں سے ایک بھی نبی ایسا نہیں جن کی پوری ڈاڑھی نہیں تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈاڑھی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ڈاڑھی رسولوں کی سنتوں میں سے ہے، اسی طرح جتنے بھی مفسّرین، محدّثین، فقہاء اور اولیاء گزرے ہیں، ان میں بھی ایک ایسا نہیں ملے گا جس کی شرعی ڈاڑھی نہیں تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اداؤں میں سے ایک ادا ڈاڑھی بڑھانا ہے، اور یہ وتر کی نماز کی طرح واجب ہے، وتر کی نماز کا ہم اہتمام کرتے ہیں حتی کہ سفر میں بھی پڑھتے ہیں، اسی طرح اگر وتر کی نماز فوت ہوجائے تو اس کی قضا کرتے ہیں، ٹھیک اسی طرح ڈاڑھی رکھنا بھی واجب ہے، اور عمل کرنے کے اعتبار سے واجب اور فرض دونوں ضروری ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چہرے پر شرعی ڈاڑھی نہ دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی تھی، ایک مرتبہ ایران کے دو قاصد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے، ایرانیوں میں مونچھیں بڑھانے کا اور ڈاڑھی کتروانے کا رواج تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر ان پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر اپنا چہرۂ مبارک پھیر لیا اور ان سے پوچھا کہ اس کام کا تمہیں کس نے حکم دیا؟

www.idauk.org

انہوں نے کہا کہ ہمارے بادشاہ نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بادشاہ نے تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ڈاڑھی کو بڑھاؤں اور مونچھوں کو کترواؤں۔

شیخ القرّاء قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جو بقیع میں مدفون ہیں، ارشاد فرماتے تھے کہ نبی کی برکت والی سنّت اپنے چہرے پر لاؤ تاکہ اس کی برکت سے تمہارا چہرہ بھی برکت والا ہو جائے۔

میرے بھائیو! کسی کی دل آزاری مقصود نہیں، ہم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی غلطی میں مبتلا ہوگا، اگر کسی کی ڈاڑھی نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ڈاڑھی والے سے بُرا ہے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس شخص میں دوسری بہت سی خوبیاں ہوں جو ڈاڑھی والے میں نہیں، لیکن میں آپ حضرات کو ہر نقصان سے بچانا چاہتا ہوں، اور میرا دل یہ کہتا ہے کہ اگر مدینہ منوّرہ کا زائر ڈاڑھی کے بغیر روضے پر حاضری دیتا ہے یہ اس کے لئے بڑی محرومی کی بات ہے، اور دل میں جب یہ خیال آرہا ہے اور اس کے باوجود میں آپ سے عرض نہ کروں تو یہ خیر خواہی نہیں ہوگی، بلکہ ایک دھوکہ ہوگا، اس لئے میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ آپ پوری ڈاڑھی رکھنے کا عزم کرلیں۔

جن حضرات کی ڈاڑھی ہے لیکن شرعی نہیں، ایک مشت سے کم ہے، ان کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ پوری ایک مشت رکھ لیں، آپ کی خوبصورتی میں اضافہ ہی ہوگا، اگر ہم ڈاڑھی اس وجہ سے مونڈتے ہیں یا کاٹتے ہیں کہ اس سے خوبصورتی بڑھتی ہے تو کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور نعوذ باللہ خوبصورت نہیں تھا؟

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دیں اور قبول فرمائیں۔ (آمین)

مدینہ منوّرہ میں داخلہ

(۱) جب مدینہ منوّرہ نظر آئے تو ذوق وشوق میں ڈوب جائیں اور درود شریف بار بار پڑھیں۔

(۲) جب اس مبارک شہر میں داخلہ قریب ہو تو درود شریف کے ساتھ یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ هٰذا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِنَ العَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ

اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے، آپ میرے لئے اس کو آگ سے بچاؤ کا سامان اور عذاب اور بُرے حساب سے امن دلانے والا بنائیں۔

(۳) تواضع وانکساری، خشوع وخضوع اور ادب کے ساتھ داخل ہوں؛ تصوّر رہے کہ یہ وہ سرزمین ہے جس پر جگہ جگہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہیں۔

(۴) جب سبز گنبد نظر آئے تو دل میں تڑپ اور شوق اور بڑھ جانا چاہئے، زبان پر درود شریف کی کثرت ہو، دل میں محبت وعظمت ہو اور یہ استحضار ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بہت کرم فرمایا کہ مجھے اتنی بڑی سعادت سے نوازا کہ میں وہاں پہنچ گیا جہاں وہ ذات آرام فرما رہی ہیں جو تمام مخلوقات میں افضل ہیں۔

قاسم العلوم والخیرات، مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منوّرہ پہنچے، اور مدینہ کی درو دیوار نظر آنے لگے تو آپ اونٹنی پر سے اتر گئے اور جوتے نکال کر چلنے لگے اور اسی طرح ننگے پاؤں مدینہ منوّرہ تک چلتے رہے یہاں تک کہ پاؤں لہولہان ہو گئے۔

آپ ہی کے اشعار ہیں:

www.idauk.org

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید یہ ہے
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے ترے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

یہ ہمارے اسلاف کا عشقِ نبوی تھا، اگر ہماری کیفیت ایسی نہ ہو تو جو ہو سکے وہ تو کم سے کم کریں۔

مدینہ منوّرہ میں

سب سے پہلے مسجدِ نبوی میں حاضر ہونے کی کوشش کریں اس لئے کہ افضل یہی ہے کہ مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے مسجدِ نبوی میں حاضری ہو، اگر تھکاوٹ ہے تو آرام کر لیجئے، لیکن اس بات کا خیال رہے کہ مسجدِ نبوی کی کوئی نماز باجماعت فوت نہ ہونے پائے۔

ایک حدیث میں مسجدِ نبوی میں متواتر چالیس نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً، لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ، وَبَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ[1]

جو شخص میری مسجد میں لگاتار چالیس نمازیں پڑھتا ہے اس کے لئے جہنم سے براءت اور عذاب سے نجات لکھی جائے گی اور نفاق سے وہ بری ہوگا۔

[1] مسند احمد مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (۱۲۵۸۳)

www.idauk.org

فائدہ: اس حدیث میں جو فضیلت آئی ہے اس کا حج کے ارکان سے کوئی تعلق نہیں، یہ ایک مستقل فضیلت ہے، اگر کسی کو اس کے حالات اجازت نہ دیں کہ وہ چالیس نمازوں کے لئے مدینہ منوّرہ میں قیام کر سکے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس پر حج فرض نہیں۔

فائدہ: عورتوں کو مدینہ منوّرہ کے قیام کے دوران اپنی نمازیں اپنی قیام گاہ پر پڑھ لینے سے یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی اس لئے کہ ان کے لئے گھر میں نماز افضل ہے، اسی طرح ماہواری ایک قدرتی عذر ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں کو بھی اس فضیلت سے محروم نہیں فرمائیں گے، نماز کے وقت وضوء کر کے مصلّے پر بیٹھ کر کچھ دیر ذکر اور درود شریف کا ورد ہی کافی ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) رہائش کے انتظام سے فارغ ہو کر روضۂ اقدس پر حاضری کی تیاری کریں۔

(۲) غسل کر کے صاف ستھرا مسنون لباس پہن کر خوشبو لگائیں۔

مسجدِ نبوی میں

(۱) ادب واحترام اور سکون ووقار کے ساتھ مسجدِ نبوی کی طرف چلیں اور راستے میں خیرات بھی کریں۔

(۲) بہتر یہ ہے کہ بابِ جبریل سے داخل ہوں، اور اگر وہاں سے نہیں تو باب السلام سے، ورنہ کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔

فائدہ: ہجوم کے زمانے میں انتظام کی خاطر بہت ساری حد بندیاں ہوتی ہیں، لہٰذا جہاں سے آسانی کے ساتھ داخل ہو سکیں داخل ہو جائیں۔

www.idauk.org

(۳) مسجد میں سنّت طریقے کے مطابق داخل ہوں، دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔[1]

(۴) ساتھ ساتھ اعتکاف کی نیت بھی کرلیں کہ اے اللہ! جب تک میں مسجد میں ہوں اس وقت تک کے لئے میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

(۵) داخل ہونے کے بعد سیدھے اس جگہ تک چلے جائیں جو رَوْضَۃٌ مِنْ رِّیَاضِ الجنّۃ (جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری) کہلاتا ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر اور قبر مبارک کے درمیان والی جگہ ہے، حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا بَیْنَ بَیْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ[2]

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

اس جگہ کو پہچاننے کی علامت یہ ہے کہ اس حصّے کے ستون سفید ہیں اور وہاں کی قالین پر پھولوں کے نقش سبز رنگ کے ہیں۔

فائدہ: اگر کسی وجہ سے پہلی مرتبہ مسجد میں داخلے کے موقع پر ریاض الجنّہ تک نہ پہنچ سکیں تو فکر نہ کریں، جہاں بھی جگہ مل جائے وہاں مذکورہ کام کرلیں، اور پھر کسی اور موقع پر ریاض الجنّہ میں بھی چلے جائیں، بلکہ بار بار جائیں۔

[1] الدعوات الکبیر للبیہقي

[2] صحیح البخاري کتاب فضل الصلاۃ فی مسجدی المکۃ و المدینۃ باب فضل ما بین القبر والمنبر(۱۲۰۲)

(٦) اگر مکروہ وقت نہ ہو اور جماعت کھڑی نہ ہو رہی ہو تو دو رکعات تحیۃ المسجد ادا کریں۔

(٧) اب شکر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد شکر کا ایک سجدہ بجالا کر دعا میں مشغول ہو جائیں، حمد وثنا، درود شریف اور استغفار کے بعد اپنے عمرے اور حج کی قبولیت کے لئے، اور ہونے والی حاضری کی قبولیت کے لئے دعا کریں، اپنی دنیوی اخروی تمام ضرورتوں کو مانگیں، اپنے سب متعلقین اور پوری امت کے لئے دعا کریں، یہ بھی عرض کریں کہ اے اللہ! جب آپ نے جنت کے ٹکڑے میں پہنچا ہی دیا ہے تو ہمیشہ کے لئے میرے لئے جنت کا فیصلہ فرما دیجئے، اس لئے کہ آپ جنتیوں کو جنت میں داخل کرنے کے بعد کبھی نہیں نکالیں گے، اے اللہ! میں التجاء کرتا ہوں کہ میری زندگی جنتیوں والی بنا دیجئے، اے اللہ! آپ نے جس طرح ابھی مدینہ کی فضا میں پہنچا دیا ہے، اسی طرح جب میرا آخری وقت آجائے، اس وقت بھی مجھے یہیں پہنچا دیجئے!

یہیں زندگی گزاروں، یہاں موت مجھ کو آئے
یہاں مر کے خاک ہونا، یہی اصل میں ہے جینا
یہ تیرا کرم ہے مولا

اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کریں کہ اس نے محض اپنے لطف وکرم سے بغیر استحقاق کے اس مبارک جگہ تک پہنچایا۔

بارگاہِ سیّدِ کونین میں آکر نفیس
سوچتا ہوں کیسے آیا؟ میں تو اس قابل نہ تھا

www.idauk.org

تیرے فضل ہی سے پہنچا، یہ تیرا کرم ہے مولا
کہاں میں کہاں مدینہ، یہ تیرا کرم ہے مولا

مسئلہ: مسجد کی دیواروں، ستونوں اور منبر وغیرہ کو نہ چھوئیں اور بوسہ بھی نہ دیں، مسجد کی کسی بھی چیز کا طواف نہ کریں، اسی طرح روضۂ اقدس کے سامنے رکوع کی طرح نہ جھکیں، اسی طرح کسی بھی جگہ سے روضے کی طرف رُخ کرکے اس نیت سے نماز نہ پڑھیں کہ قبر مبارک وہاں ہے اس لئے میں اس کی سمت میں نماز پڑھ رہا ہوں۔

روضۂ اقدس کی جانب

فائدہ: روضۂ اقدس تلاش کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مسجد کے آگے کے حصّے کی طرف قبلہ رُخ چلتے رہیں، جیسے جیسے آپ قریب ہوتے جائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ سب لوگ ایک ہی سمت میں بائیں طرف جارہے ہیں، آپ بھی اس طرف چلنا شروع کریں، ظاہر ہے کہ پروانوں کا ہجوم تو شمع ہی پر ہوگا۔

فائدہ: چلتے چلتے جب ہم روضۂ اقدس کے قریب پہنچیں گے تو قبلہ ہماری دائیں جانب ہوگا اور روضۂ اقدس بائیں جانب، آپ کو روضۂ اقدس پر تین جالیاں نظر آئیں گی؛ ایک جالی پھر ستون، پھر دوسری جالی اور پھر ستون، اور اس کے بعد پھر تیسری جالی، پہلی جالی میں کچھ نہیں ہے، اسی طرح تیسری میں بھی کچھ نہیں ہے، بیچ والی جالی میں تینوں حضرات: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ آرام فرمارہے ہیں۔

فائدہ: بیچ والی جالی میں تین سوراخ ہیں، ان تین سوراخوں میں ایک بڑا ہے، وہاں

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمارہے ہیں، وہاں سے آپ ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹیں گے تو وہاں صدّیقِ اکبرؓ آرام فرمارہے ہیں، ایک ہاتھ اور دائیں طرف ہٹیں گے تو وہاں حضرت عمرِ فاروقؓ آرام فرمارہے ہیں، اگراس طریقے سے سامنے کھڑے رہ کر سلام پیش کرسکیں تو بہتر ہے، لیکن اگر ہجوم کی وجہ سے ممکن نہ ہو تب بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ سلام پڑھتے ہوئے عین چہرے کے سامنے ہونا ضروری نہیں ہے۔

فائدہ: لوگ جب روضۂ اقدس کے قریب پہنچتے ہیں تو ہجوم کے وقت انہیں دو حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، کچھ افراد بائیں طرف سے عین روضۂ اقدس کے سامنے سے گزرتے ہیں اور باقی افراد روضۂ اقدس سے قدرے دور دائیں طرف قبلے کی دیوار کے پاس سے گزرتے ہیں، ہمیں کوشش اس بات کی کرنی ہے کہ روضۂ اقدس کی طرف چلتے چلتے ہم دائیں جانب چلیں، اس لئے کہ بائیں جانب ہمیں کھڑا رہنے کا موقع نہیں ملے گا، وہاں سے صرف گزرہو جائے گا، دائیں جانب کچھ دیر کھڑے رہ کر سلام پیش کرنے کا موقع ملے گا۔

فائدہ: اگر ہجوم کی وجہ سے ہم دائیں جانب کی طرف نہ جاسکیں تو اب چلتے چلتے تینوں حضرات کو مختصر سلام پیش کریں:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰه

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن

فائدہ: نظریں نیچی رکھیں، جالیوں کے اندر جھانک کر نہ دیکھیں، یہ بے ادبی ہے۔

www.idauk.org

فائدہ: بعض لوگوں پر اپنی باطنی گندگی اور نالائقی کے استحضار کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ وہ روضۂ اقدس پر جانے سے اور سلام پڑھنے سے بھی کتراتے ہیں، وہ کسی ایک جگہ مغموم اور مایوس ہوکر بیٹھے رہتے ہیں، اگر کسی پر ایسی حالت طاری ہوتو وہ اپنے آپ کو سمجھائیں کہ ہم اس گندے بچے کی طرح ہیں جسے ماں ڈانٹ رہی ہے اور مار رہی ہے، لیکن وہ اس کے باوجود روتا ہوا ماں ہی کی گود میں چلا جاتا ہے، تو ہم بھی بچے ہیں اور گناہوں سے گندے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اور ماں سے زیادہ شفیق، نہ وہ مارنے والے ہیں نہ ڈانٹنے والے، ان کے پاس صاف ہونے ہی کے لئے جارہے ہیں۔

دیکھ کر اخلاق کو اور آپ کے الطاف کو
غیر بھی کہتے ہیں تم ہو رحمۃ للعالمین

اہم بات: صلوۃ وسلام کے سلسلے میں جتنی باتیں بتلائی جائیں گی وہ ساری آداب اور مستحب کے قبیل سے ہیں، ان میں سے کوئی بھی چیز ضروری نہیں ہے، اس لئے ان کاموں کو کرنے کے لئے کسی کو ایذاء نہ پہنچائیں اس لئے کہ وہ حرام ہے، اور کسی مستحب کے لئے حرام کا ارتکاب جائز نہیں۔

(۱) اب آپ سلام پیش کرنے کے لئے روضۂ اقدس کی جانب چلیں، اپنی نالائقی اور نااہلیت کا استحضار ہو اور محبّت کے ساتھ درود شریف کی کثرت ہو۔

(۲) اِدھر اُدھر مسجد کی دیگر زینتوں کو نہ دیکھیں، ذہن میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال ہو، دل ودماغ میں یہ تصوّر ہو کہ میں ایک ادنیٰ اُمّتی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہونے جارہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں، آپ قبلے کی طرف

چہرہ کئے ہوئے آرام فرما رہے ہیں اور امتی جب سلام کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کو سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰي الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ[1]

اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے، اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے۔

(۳) اسی طرح ذہن میں یہ بھی رکھیں:

كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے تھے۔

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شعر بھی ذہن میں لائیں:

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے کسی کو دیکھا ہی نہیں، اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی

[1] سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته صلّی الل علیه وسلّم، (۱۶۲۰)

[2] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب في صفة النبد صلّي اللّٰه علیه وسلم وانه کان احسن الناس وجها (۲۴۰۹)

www.idauk.org

www.idauk.org

ماں نے کوئی بچہ جنا ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا ہے۔

چاند سے تشبیہ دینا بھی انصاف ہے
چاند میں ہیں جھائیاں اور حضرت کا چہرہ صاف ہے

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

اے خوبصورتیوں والے! اے انسانوں کے سردار! چاند کو اپنا نور آپ کے چہرۂ انور سے ملا ہے، آپ کی جیسی تعریف ہونی چاہئے ممکن نہیں ہے، مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بعد بزرگ و برتر صرف آپ ہی ہیں۔

خدا سے تو کم اور سب سے اعلیٰ
دو عالم سے بالا ہمارے محمّد

یہ وہ ذات ہے جن کے قلبِ مبارک پر پورا قرآنِ مجید اترا، یہ وہ ہیں جو دن رات ہمارے لئے روتے تھے، جنہوں نے ہماری خاطر دانت شہید کروائے، پتھر کھائے، (ان باتوں کا تصوّر کریں تاکہ ان کی عظمت و محبت ہمارے دلوں میں بڑھے، اور پھر

پوری عظمت اور محبت کے ساتھ وہاں ادب سے کھڑے ہو کر بہت احترام کے ساتھ سلام پڑھ سکیں۔)

سلام

(۱) کمالِ ادب اور تواضع کے ساتھ روضۂ اقدس کے سامنے باوقار کھڑے رہیں، اس لئے کہ یہ بزرگ ترین جگہ ہے، نگاہیں نیچی ہوں اور کوئی حرکت خلافِ ادب نہ ہو۔

(۲) محبت اور عظمت کے ساتھ درمیانی آواز سے عرض کریں:

اَلْصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلْصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلْصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلْصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْن

اَلْصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن

اَلْصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا إِمَامَ الْمُتَّقِیْن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

درود اور سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول۔

درود اور سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی۔

درود اور سلام ہو آپ پر اے اللہ کے حبیب۔

درود اور سلام ہو آپ پر اے خاتم النبیین۔

www.idauk.org

درود اور سلام ہو آپ پر اے سیّد المرسلین۔

درود اور سلام ہو آپ پر اے امام المتّقین۔

اے اللہ کے نبی، سلام ہو آپ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

سلام کے الفاظ میں جس قدر چاہیں اضافہ کر سکتے ہیں مگر سلف کا معمول اختصار کا تھا، ہمارے حضرت شیخ الحدیث، مولانا محمد زکریا صاحب نوّر اللہ مرقدہ نے لکھا ہے کہ جو شخص سلام کے الفاظ کا مطلب سمجھتا ہو اور ان الفاظ کے بڑھانے سے ذوق میں اضافہ ہوتا ہو تو اس کو تطویل مناسب ہے، اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو طوطے کی طرح سے مزوّرین کے الفاظ دہرانے کی ضرورت نہیں، انتہائی ذوق وشوق اور غایتِ سکون اور وقار سے آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھتا رہے اور جب تک شوق میں اضافہ پاوے انہی الفاظ کو یا اور کسی سلام کو بار بار پڑھتا رہے۔

اس لئے غیر عربی داں کو ایک جملہ یا چند جملے اچھی طرح یاد کر کے ان کے معنیٰ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے اور آنکھیں بند کر کے انہی کو توجّہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے، جب تک دل چاہے انہیں دہراتے رہیں، اس یقین کے ساتھ کہ میرا سلام سنا جارہا ہے اور مجھے اس کا جواب دیا جارہا ہے۔

(۳) اس کے بعد جن جن لوگوں نے سلام پیش کرنے کے لئے کہا ہے ان کی طرف سے سلام پیش کریں، جتنے لوگوں کے نام یاد رہیں ان سب کی طرف سے سلام پیش کریں،

اور اخیر میں یوں کہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ، ان تمام لوگوں کی طرف سے آپ کو سلام جنہوں نے مجھے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے کہا ہے اور وہ سب آپ کی شفاعت کے طلب گار اور امید وار ہیں۔

آپ کی خدمت میں مؤدّبانہ درخواست کرتا ہوں کہ اس ناچیز بندے کی طرف سے، والدہ اور اہلیہ کی طرف سے، بھائی بہنوں، رشتہ داروں کی طرف سے اور تمام متعلّقین کی طرف سے روضۂ اقدس پر ضرور سلام پیش فرمائیں۔

(۴) اب دعا کریں کہ اے اللہ! آپ کے نبی ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی برکات کے وسیلے سے میری تمام دنیوی اخروی حاجتیں پوری فرما۔

(۵) اس کے بعد آپ ﷺ سے شفاعت کی درخواست کریں، عاجزی کے ساتھ کہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، اللہ تعالیٰ سے توبہ کر کے اپنی مغفرت طلب کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کو سفارشی بناتا ہوں، آپ بھی میرے لئے استغفار کیجئے اور قیامت کے دن بھی میری شفاعت کیجئے۔

مسئلہ: آپ ﷺ کے وسیلے سے دعا کرتے ہوئے اور آپ ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرتے ہوئے ہاتھوں کو نہ اٹھائیں۔

مسئلہ: رسولِ اکرم ﷺ سے یا کسی بھی نبی یا ولی سے کوئی چیز مانگی نہیں جا سکتی، دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

www.idauk.org

(۶) اب ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر ادب کے ساتھ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کریں۔

www.idauk.org

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلّٰى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خَيْراً

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ، اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور امتِ محمّدیہ کی طرف سے آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائیں۔ اس کے بعد دوسروں کی طرف سے بھی سلام پہنچائیں۔

(۷) پھر ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر ادب کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کریں:

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خَيْراً

سلام ہو آپ پر اے امیر المؤمنین، اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور امتِ محمّدیہ کی طرف سے آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائیں۔ اس کے بعد دوسروں کی طرف سے بھی سلام پہنچائیں۔

(۸) اب سلام سے فراغت کے بعد ایک طرف ہو جائیں اس طرح کے روضۂ اقدس کی طرف پشت نہ ہو اور قبلہ رُو ہو کر دل لگا کر دعا کریں، آپ ایک بہت ہی مبارک عمل سے فارغ ہوئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ اور مقبول ہے، اور پھر آپ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی ہیں، اس لئے پوری توجّہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثناء کریں، اس نعمت پر شکر ادا کریں، پھر خوب محبّت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھیں اور پھر دل لگا کر دعا کریں، اپنے لئے، اپنے ماں باپ کے لئے، اپنے مشائخ و اساتذہ کے لئے، اپنے اہل و عیال کے لئے، متعلّقین کے لئے، پوری امّت کے لئے، اور

www.idauk.org

اس بندۂ ناچیز کے لئے دعا کریں، اپنی قبولیّت کے لئے اور بار بار وہاں حاضری کے لئے دعا کریں، اب آپ صلاۃ وسلام سے فارغ ہو گئے۔

مسئلہ: جب کبھی روضے کے پاس سے گزریں تو مختصر سلام کر کے گزریں، چاہے مسجد کے باہر ہی کیوں نہ ہو۔

فائدہ: اگر ہجوم کی وجہ سے روضۂ اقدس کے سامنے سکون کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کا موقع نہ ملے تو مختصر طریقے سے صلاۃ وسلام پڑھ کر مسجدِ نبوی میں کسی بھی جگہ بیٹھ کر درود شریف کی کثرت رکھیں۔

مسئلہ: اگر کسی وقت روضۂ اقدس پر حاضری نہ ہو سکے تو مسجدِ نبوی میں کسی جگہ سے بھی سلام پڑھا جا سکتا ہے، اگر چہ اس کی فضیلت کم ہو گی۔

سلام کے بعد

دعا کے بعد ریاض الجنّۃ میں جائیں اور اسطوانۂ ابولبابہؓ کے پاس دو رکعات نفل پڑھ کر دعا کریں، پھر ریاض الجنّۃ میں جب تک ہو سکے نماز، درود شریف، دعا اور عبادت میں مشغول رہیں، اگر ہو سکے تو باقی فضیلت والے ستونوں کے پاس بھی جا کر دو دو رکعات نفل نماز پڑھ کر دعا کریں۔

فائدہ: یہ کام اسی وقت کرنا ضروری نہیں ہے، بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔

مسجدِ نبوی کے متبرّک ستون

ملّا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ جن ستونوں کی خاص فضیلت ہے ان کی زیارت کرنی

چاہئے اوران کے پاس خصوصیت سے نوافل، دعا وغیرہ کا اہتمام کرنا چاہئے، بخاری شریف کی حدیث کے موافق صحابۂ کرامؓ ان ستونوں کے قریب کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے،ان میں سے آٹھ ستون خاص طور پر افضل اور متبرّک ہیں،ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

www.idauk.org www.idauk.org

۱) الأُسْطُوَانَةُ الْمُخَلَّقَة

اس کواسطوانۂ حنّانہ (رونے والاستون) بھی کہا جاتا ہے،یہ سب سے زیادہ متبرّک ستون ہے اس لئے کہ یہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مصلّی کی جگہ تھی، یہاں پر کھجور کے ایک درخت کا تنا تھا،اورمنبر بننے سے پہلے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس پرٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے،جب منبر بن گیا اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس پر خطبہ دینے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو اس تنے میں سے بہت زور سے رونے کی آواز آئی کہ پوری مسجد گونج گئی اور جو حضرات مسجد میں حاضر تھے وہ بھی رونے لگے، حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس کے پاس آئے اور اس پر اپنا دستِ مبارک رکھا جس سے اس کا رونا بند ہوا،حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اس کے قریب اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا تھا،اب منبر بن جانے سے یہ اس خیر سے محروم ہوگیا،اس کی وجہ سے رو رہا ہے،اگر میں اس پر ہاتھ نہ رکھتا تو قیامت تک اسی طرح روتا رہتا،اس کے بعد اسے دفن کیا گیا،ایک حدیث میں ہے کہ جب منبر تیّار ہوگیا اور حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جمعہ کے دن اس پر تشریف فرما ہوئے تو یہ ستون ایسے زور سے چلایا کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے، حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم منبر پر سے اترے اور اسے اپنے سینے سے لگایا تو اس طرح سسکیاں لے رہا تھا جیسا بچہ کیا کرتا ہے جب اس کو روتے ہوئے چپ کیا جائے،اسی وجہ سے اس کو اسطوانۂ حنّانہ کہتے ہیں جس کے معنیٰ رونے والی اونٹنی کے ہیں،اور مخلّقہ کے معنیٰ ہیں وہ

www.idauk.org

ستون جس پر ایک مرکّب خوشبو ملی جاتی ہے۔

۲) أُسْطُوَانَةُ عَائِشَة

اس کو اسطوانۃ المہاجرین بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ مہاجرین کی اکثر نشست اس جگہ رہتی تھی، ابتداء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مصلّٰی اس جگہ تھا، اس کے بعد اسطوانۂ مخلّقہ کی طرف منتقل ہوا، اس کو اسطوانۃ القرعہ بھی کہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اس مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو اس کا حال معلوم ہو جائے تو اس کے لئے ہجوم کی وجہ سے قرعہ ڈالنا پڑے۔ لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ وہ کون سی جگہ ہے؟ تو انہوں نے اس وقت بتانے سے انکار فرمایا، اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے اصرار پر حضرت عائشہؓ نے ان کو بتایا، اسی لئے اس کو اسطوانۂ عائشہؓ کہتے ہیں کہ ان کی حدیث سے اس کی تعیین ہوئی، حضرت ابوبکر صدّیقؓ اور حضرت عمرؓ اکثر اس کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے، ایک حدیث میں آیا ہے کہ اس کی جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔

۳) أُسْطُوَانَةُ التَّوْبَة

اس کو اسطوانۂ ابولبابہؓ بھی کہتے ہیں، حضرت ابولبابہؓ مشہور صحابی ہیں، غزوۂ بنو قریظہ کے وقت ایک غلطی ان سے سرزد ہو گئی تھی، وہ یہ کہ جس وقت یہودِ بنو قریظہ کا محاصرہ ہو رہا تھا تو انہوں نے تنگ آ کر ہتھیار ڈالنے کا ارادہ کیا، یہود کے ابولبابہؓ سے زمانۂ جاہلیت سے بہت زیادہ تعلقات تھے، تو انہوں نے مشورہ کے لئے ان کو بلایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عندیہ ان سے متعلّق معلوم کریں، حضرت ابولبابہؓ وہاں تشریف لے گئے،

یہود ان کو دیکھ کر بے تحاشہ رونے لگے، ان کے رونے کو دیکھ کر ان کا بھی دل بھر آیا اور ان کے دریافت کرنے پر حضرت ابو لبابہؓ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عندیہ قتل کرنے کا ہے، لیکن اس کے بعد معاً تنبّہ ہوا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوگئی، وہاں سے واپس آکر اپنے آپ کو اس جگہ جو کھجور کا ستون تھا سے باندھ دیا کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہوگی اپنے کو نہیں کھولوں گا، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کھولیں گے تو اس جگہ سے رہائی کروں گا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب اطّلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آجاتے تو میں اللہ جلّ شانہ سے ان کے لئے استغفار کرتا، مگر اب وہ براہِ راست اپنی توبہ کے قبول پر مدار رکھ چکے ہیں تو جب تک توبہ قبول نہ ہو میں کیسے کھول سکتا ہوں؟ کئی دن اسی حال میں گذر گئے کہ نماز یا بشری ضرورت کے وقت ان کی بیوی یا بیٹی کھول دیتی اور بعد فراغت پھر باندھ دیتی، کئی دن اسی حال میں گزر گئے کہ نہ کھانا نہ پینا، بھوک کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہوگیا، کانوں سے اونچا سنائی دینے لگا، کئی دن کے بعد ایک شب میں تہجّد کے وقت ان کی توبہ قبول ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی اطّلاع فرمائی، صحابۂ کرامؓ نے قبولِ توبہ کی بشارت دی اور ان کو کھولنا چاہا مگر انہوں نے کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی اپنے دستِ مبارک سے نہ کھولیں گے مجھے کھلنا منظور نہیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے تو ان کو کھولا۔

۴) أُسْطُوَانَةُ السَّرِيْر

سریر کے معنی تخت کے ہیں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اعتکاف اس جگہ بتایا جاتا ہے، اور اعتکاف کے زمانے میں اس جگہ شب کو آرام فرماتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آرام فرمانے کے لئے کوئی چیز اس جگہ بچھائی جاتی تھی جو لکڑی کی ہوتی۔

www.idauk.org

۵) أُسْطُوَانَۃُ عَلِي

اس کو اسطوانۃ المحرس اور اسطوانۃ الحرس بھی کہتے ہیں، حرس کے معنیٰ حفاظت کے ہیں، بعض صحابہ کرامؓ دربانی کے طور پر اس جگہ تشریف فرما ہوتے تھے اور اکثر حضرت علیؓ تشریف رکھتے تھے اس لئے اسطوانۂ علیؓ بھی اس کا نام ہوگیا، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ کے حجرے سے جب تشریف لاتے تو اس جگہ سے گزرتے تھے۔

۶) أُسْطُوَانَۃُ الوُفُوْد

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جو عرب کے وفود آتے تھے وہ اکثر اسی جگہ بٹھائے جاتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ تشریف لاکر ان سے ملتے، گفتگو فرماتے اور ان کو دین سکھاتے تھے۔

۷) أُسْطُوَانَۃُ التَّهَجُّد

کہا جاتا ہے کہ اکثر شب کے وقت جب سب آدمی چلے جاتے تو اس جگہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہجّد کے لئے ایک بوریا بچھایا جاتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تہجّد ادا فرماتے تھے۔

۸) أُسْطُوَانَۃُ جِبْرَئِيْل

حضرت جبرئیلؑ کے آنے کی یہ خاص جگہ تھی، لیکن یہ ستون اس وقت حجرہ شریفہ کی تعمیر کے اندر آگیا ہے، باہر سے اس کی زیارت نہیں ہوتی ہے۔

یہ آٹھ ستون علماء نے خاص گنوائے ہیں، لیکن یہ ظاہر بات ہے کہ مسجدِ نبوی کا کون سا حصّہ ہوگا جہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک نہ پڑے ہوں اور صحابۂ کرامؓ نے

www.idauk.org

نمازیں نہ پڑھی ہوں؟ اور نہ صرف مسجد نبوی بلکہ مدینہ طیّبہ کے سارے شہر کا کون سا حصّہ ایسا ہوگا جہاں ان بابرکت ہستیوں کے قدم بارہا نہ پڑے ہوں؟ اس لئے وہاں کی ہر جگہ بابرکت ہے، اور ہمارا ہر قدم بابرکت زمین پر پڑتا ہے۔

عورتوں کے لئے خصوصی ہدایات

فائدہ: عورتوں کے صلوۃ وسلام کا طریقہ بھی وہی ہے جو مردوں کا ہے۔

فائدہ: عورتیں نہ باب جبرئیل سے داخل ہوسکتی ہیں نہ باب السلام سے، ان کے لئے مسجد میں داخل ہونے کے لئے مخصوص دروازے ہیں، اسی طرح وہ سلام کے لئے بھی ہر وقت نہیں جاسکتی ہیں، بلکہ مخصوص اوقات مقرر ہیں، وہ انہی اوقات میں سلام پڑھنے کے لئے جاسکیں گی۔

فائدہ: عورتیں اپنے سلام پیش کرنے کے اوقات میں جذبات سے مغلوب ہوکر چلاتی ہوئی، بھاگتی ہوئی روضۂ اقدس کے قریب پہنچنے کی کوشش کرتی ہیں، یہ مسجد کے ادب کے خلاف ہے اور بالکل نامناسب ہے، اس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوتے ہیں، میں اپنی ماؤں اور بہنوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ وقار، ادب اور احترام کے ساتھ اپنی عام رفتار سے چل کر جائیں اور آپ کو جہاں جگہ ملے وہیں نوافل، ذکر، درود شریف، عبادت اور دعا میں مشغول ہوجائیں اور وہیں سے سلام پیش کریں، پھر جیسے جیسے جگہ ملتی جائے آپ بغیر کسی کو تکلیف پہنچائے آگے بڑھتی چلی جائیں، اگر آپ مسجدِ نبوی کا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام کریں گی تو دور رہ کر بھی آپ کو وہ برکتیں ملیں گی جو بے ادبی کے ساتھ قریب پہنچنے والیوں کو نہیں ملیں گی۔

www.idauk.org

فائدہ: عورت اگر ناپاکی کی حالت میں ہے اور وہ سلام پیش کرنے کے لئے نہیں جا سکتی تو وہ فکر نہ کرے، ان ایام میں قیام گاہ پر کثرت سے درود پڑھتی رہے، اگر مسجد کے باہر کسی جگہ سے سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے، اللہ تعالیٰ سب کے دلوں کی حالت کو جانتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر وثواب اور برکات عطا کریں گے۔

فائدہ: عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھیں، یہی حکم مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ میں بھی ہے، ایک صحابیہ امّ حمید ساعدیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي "، قَالَ: فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ، فَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ[1]

مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو، حالانکہ تمہارا اپنے

[1] مسند أحمد، حديث أمّ معبد، (۲۷۰۹۰)

کمرے کے اندرونی حصّے میں نماز پڑھنا اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے، اور تمہارا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے گھر (کے کسی کھلے حصّے) میں نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے، اور تمہارا اپنے گھر (کے کسی کھلے حصّے) میں نماز پڑھنا اپنے محلّے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور تمہارا اپنے محلّے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے، حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ پھر امّ حمید نے حکم کیا اور ان کے لئے ان کے گھر کے سب سے اندرونی اور اندھیرے حصّے میں نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی اور وہ اسی میں نماز پڑھتی رہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔

www.idauk.org www.idauk.org

مرد حضرات کو مسجد اس لئے جانا ضروری ہے کہ ان کے لئے مسجد جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنّتِ مؤکّدہ ہے ان کو گھر میں وہ ثواب بھی نہیں ملتا جو مسجد میں ملتا ہے، اور عورتوں کے ذمّے جماعت کے ساتھ نماز بھی ضروری نہیں ہے اور انہیں گھر میں نماز پڑھ کر وہی ثواب حاصل ہو جاتا ہے جو مرد مسجد میں جا کر حاصل کرتے ہیں۔

ہاں اگر عورتیں مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں ہیں اور نماز کا وقت آ جائے تو مسجد میں نماز پڑھ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، مگر ان کے لئے افضل یہی ہے کہ وہ اپنی قیام گاہ پر نمازیں پڑھیں، اور جب ہجوم ہو اور مردوں کے ساتھ مسّ کا امکان زیادہ ہو تب تو ضروری ہے۔

مدینہ منوّرہ میں قیام

www.idauk.org

یہ کوشش کریں کہ اس مبارک شہر میں ہمارا قیام بھی مبارک رہے، ایک ایک لمحے کی قدر کریں، جتنا ہو سکے صدقہ کریں، روزے رکھیں، پنج وقتہ نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ

www.idauk.org

مسجدِ نبوی میں پڑھیں، مسجدِ نبوی کی ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور جماعت کے ساتھ پچیس ہزار کے برابر، زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ نبوی میں اعتکاف کی نیّت سے گزاریں، اگر مستقل اعتکاف ہوسکے تو اور اچھا ہے، اس بات کی کوشش کریں کہ ایک پورا قرآن مسجد نبوی میں ختم ہو، ہر نماز کے بعد چہل درود ایک بار پڑھ لیا کریں، اگر ہوسکے تو ریاض الجنہ کے خاص ستونوں کے پاس دو دو رکعتیں پڑھیں، اپنے آپ کو ہر وقت ذکر اور درود شریف میں مشغول رکھیں اور اس بات کا پورا خیال رہے کہ وقت بالکل ضائع نہ ہو، جتنا ہوسکے روضۂ اقدس پر جاکر مذکورہ طریقے سے سلام پیش کریں اور تمام گناہوں سے توبہ کرکے اطاعت والی زندگی گزارنے کا فیصلہ کریں، صفِ اوّل میں یا کم ازکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کی مسجد میں نماز پڑھنے کی کوشش کریں، اگرچہ ثواب ساری مسجد میں یکساں ہے، کم ازکم روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک مختصر اور بہت پیارا درود یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

مسئلہ: روضۂ پاک کی طرف دیکھنا بھی ثواب ہے اور گنبد کو دیکھنا بھی۔

مقاماتِ مقدّسہ

جنۃ البقیع

مقاماتِ مقدّسہ کی بھی زیارت کریں، جنۃ البقیع یہ مدینہ منوّرہ کا مشہور قبرستان ہے جہاں بہت سارے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آرام فرمارہے ہیں، مدینہ منوّرہ میں تقریباً دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم نے وفات پائی ہے، ظاہر ہے کہ ان کی بڑی تعداد اسی قبرستان میں موجود ہے، مشہور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ازواجِ مطہرات، بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.idauk.org

کے صاحب زادے ابراہیمؓ وہیں مدفون ہیں، وہاں جا کر مسنون طریقے سے سلام کریں اوران کے لئے ایصالِ ثواب کریں، کوشش کریں کہ روزانہ روضۂ اقدس پر سلام پڑھ کر وہاں جائیں، ورنہ کم ازکم ہر جمعہ کو جائیں۔

وہ کتنے خوش نصیب ہیں جو بقیع میں مدفون ہیں، اے اللہ! مجھے بھی شہادت والی موت تیرے محبوب کے شہر میں نصیب فرما کر بقیع کی مٹی نصیب فرما۔ (آمین)

یہیں زندگی گزاروں، یہاں موت مجھ کو آئے
یہاں مر کے خاک ہونا، یہی اصل میں ہے جینا

جبلِ احد

جبلِ احد کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أُحُد جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ[1]

احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبّت کرتا ہے اور ہم اس سے محبّت کرتے ہیں۔

احد پہاڑ کے دامن میں ستّر صحابہ رضی اللہ عنہم مدفون ہیں جو جنگِ احد میں شہید ہوئے تھے، ان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمِ محترم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، مستحب ہے کہ شہداءِ احد کی زیارت ہر جمعرات کو کی جائے، ملّا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ جبلِ احد اور شہداءِ احد دونوں کی زیارت کی مستقل نیتیں کریں۔

مسجدِ قباء

مسجدِ قباء کی حاضری مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سنیچر کے دن جائیں اس لئے کہ ابنِ

[1] صحيح البخاري، كتاب الزكوة، باب خرص التمر، (۱۴۹۵)

www.idauk.org

عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سنیچر کے دن مسجدِ قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔

مسجد میں حاضر ہو کر نفل نماز پڑھیں، ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ[1]

مسجدِ قباء میں نماز پڑھنا (ثواب میں) ایک عمرے کے مانند ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ[2]

جو شخص اپنے گھر میں وضوء کر کے مسجدِ قباء آتا ہے پھر اس میں نماز پڑھتا ہے، تو اس کے لئے ایک عمرے کے ثواب کے برابر اجر ہے۔

مسجدِ قبلتین

اس مسجد میں دو محراب ہیں، ایک بیت المقدس کی طرف اور ایک بیت اللہ کی طرف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منوّرہ ہجرت کے بعد سترہ مہینوں تک بیت المقدس کو قبلہ بنا کر نمازیں ادا کی گئیں، ایک دن اسی مسجدِ قبلتین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ دربارِ الٰہی سے دورانِ نماز بیت اللہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہوا، اس لئے

---

[1] سنن الترمذي بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، (۳۲۴)

[2] سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء، (۱۳۹۲)

www.idauk.org

اس کو مسجدِ قبلتین کہا جاتا ہے۔

باقی اور بھی مقاماتِ متبرّ کہ ہیں جن کی تعداد تیس تک گنوائی جاتی ہے، اگر ہو سکے تو ان کی بھی زیارت کریں، کسی اچھے ماہر جانکار عالمِ دین کے ساتھ زیارت کے لئے جائیں توان شاء اللہ فائدہ زیادہ ہوگا۔

قیامِ مدینہ منوّرہ کے کچھ آداب

(۱) مدینہ منوّرہ میں جب کوئی چیز خریدیں تو ان کی امداد کی نیت کریں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے شہر کے باشندوں کو فائدہ ہوگا، اسی وجہ سے حضرت شیخ الحدیث، مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بہتر ہے کہ اس نیّت سے مدینہ منوّرہ میں shopping کی جائے۔

(۲) مدینہ منوّرہ کے رہنے والوں کے ساتھ محبّت سے پیش آئیں اور حسنِ سلوک کا معاملہ کریں، یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پڑوسی ہیں، اگر ان میں سے کوئی بُرا برتاؤ کریں پھر بھی درگزر کریں، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پڑوسی ہونے کے شرف سے وہ بہرہ ور ہیں، آپ اس کا لحاظ رکھیں اور صبر اور درگزر سے کام لیں۔

(۳) علاّمہ نوویؒ نے لکھا ہے کہ پوری مدّتِ قیام میں ہر وقت مدینہ منوّرہ کی عظمت اور بزرگی کا استحضار رہے، اور یہ بات تصوّر میں رہے کہ اللہ جلّ شانہ نے اس پاک شہر کو اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہجرت کے لئے پسند فرمایا اور یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا قیام اور اس کو وطن بنانا مقدّر فرمایا۔

(۴) بلا ضرورتِ شدیدہ قبر شریف کی طرف پشت نہ کریں، نہ نماز میں نہ نماز سے

باہر، بلکہ نماز ایسی جگہ پڑھنے کی کوشش کریں کہ نہ قبر شریف کی جانب رُخ ہو نہ پشت، اور بلا نماز تو اس طرف پشت کرنے کی کوئی وجہ ہی نہیں۔

(۵) جب بھی روضۂ اقدس کے سامنے سے گزرنا ہو تو ٹھہر کر مختصر سلام کر کے آگے بڑھیں، اگرچہ مسجد سے باہر ہی ہوں۔

(۶) مسجد کے اندر اپنی نگاہ روضۂ اقدس کی جانب مرکوز رہے۔

(۷) اِدھر اُدھر کی باتوں سے اور موبائل فون استعمال کرنے سے خوب پرہیز کریں، شور وشغب سے بھی خوب بچیں۔

(۸) مسجد میں اور بالخصوص روضۂ اقدس کے پاس تصویر کھینچنے سے خوب احتراز کریں، تعجب ہے کہ ایسی مقدّس جگہ میں بھی ایک مسلمان اتنا بے ادب رہے کہ اپنی ساری توجّہ فون اور تصویر کی طرف مرکوز رہے؟ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

الوداعی سلام

(۱) جب مدینہ منوّرہ کے پاکیزہ شہر کو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب کی اس بیش بہا نعمت کو چھوڑنے کا وقت آئے تو سب سے پہلے اگر ہو سکے تو ریاض الجنّۃ میں ورنہ مسجدِ نبوی میں کسی بھی جگہ دو رکعات نفل نماز پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

(۲) اب الوداعی سلام پیش کرنے کے لئے جائیں، اس کا طریقہ وہی ہے جو عام سلام کا ہے، البتہ دل میں فراق کا غم غالب ہو۔

(۳) بعض علماء نے لکھا ہے کہ سلام پیش کرنے کے بعد یہ الفاظ کہیں:

الوِدَاعَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الوِدَاعَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو الوداع، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو الوداع،

میرے محبوب حضرت حاجی فاروق صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں الوداع نہیں کہتا ہوں؛ میں کہتا ہوں:

الوِصَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الوِصَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

یعنی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ سے ملنا چاہتے ہیں اس طرح کہ کبھی جدا نہ ہونا پڑے۔

حضرت حاجی صاحبؒ یہ بھی فرماتے تھے کہ مدینہ منوّرہ لرزتے ہوئے جاؤ اور وہاں سے ترستے ہوئے آؤ۔

(۴) اب دلِ مغموم اور تر آنکھوں کے ساتھ، قبلہ رُو ہوکر خوب دعا کریں، اپنی ساری حاجتیں مانگیں، اس سفر کی قبولیت، بار بار یہاں کی حاضری، گھر تک عافیت کے ساتھ واپسی اور تمام دینی دنیوی ضرورتوں کے لئے دعا کریں، اپنے لئے، رشتہ داروں کے لئے اور پوری امّت کے لئے دعا کریں، مدینہ منوّرہ کی مقبول موت اور جنّۃ البقیع میں دفن ہونے کی اور شفاعت کے لئے بھی دعا کریں، اس رُوسیاہ اور اس کے **متعلقین** کو بھی ضرور یاد رکھیں، میں سائل ہوں اور سائل کا حق ہوتا ہے۔

(۵) اب حسرت اور رنج و غم کے ساتھ چلیں اور درود شریف پڑھتے ہوئے اس

www.idauk.org

دھیان کے ساتھ رخصت ہوں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کو چھوڑ رہا ہوں، اگر ہو سکے تو مسجدِ نبوی پر اور گنبدِ خضراء پر جب تک ہو سکے نظر جمائے رکھیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے حج، عمرہ اور زیارت کو قبول فرمائیں اور ہم سب کو بار بار حرمین شریفین کی حاضری ادب اور قبولیّت کے ساتھ نصیب فرمائیں اور وہیں پر اپنی رضا والی موت نصیب فرمائیں۔ (آمین)

وآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِيْن

وصلّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْن

www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org

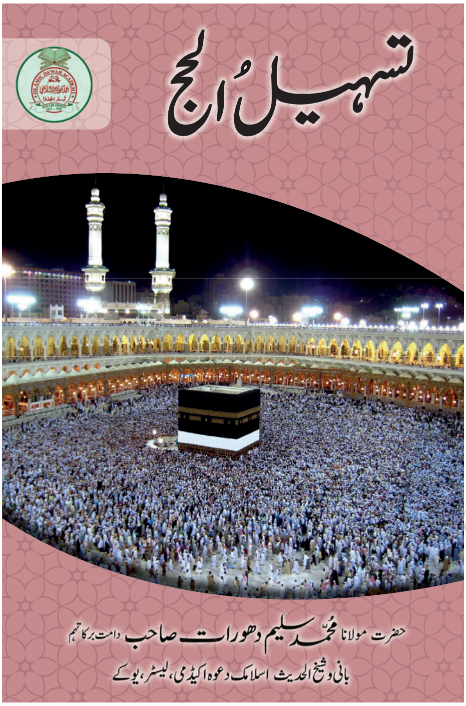

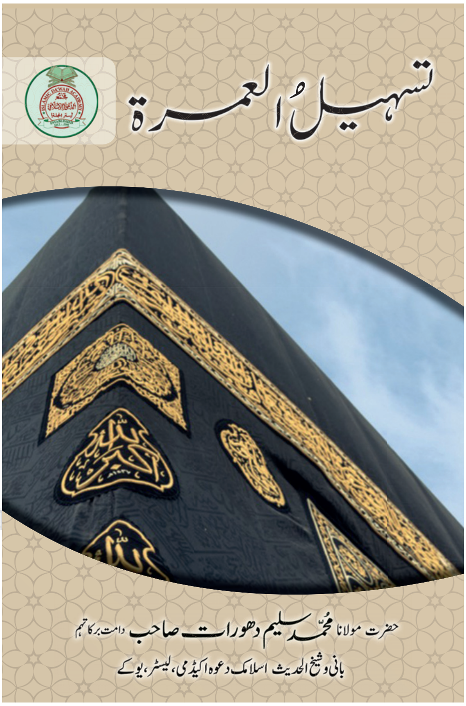

www.idauk.org www.idauk.org

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org